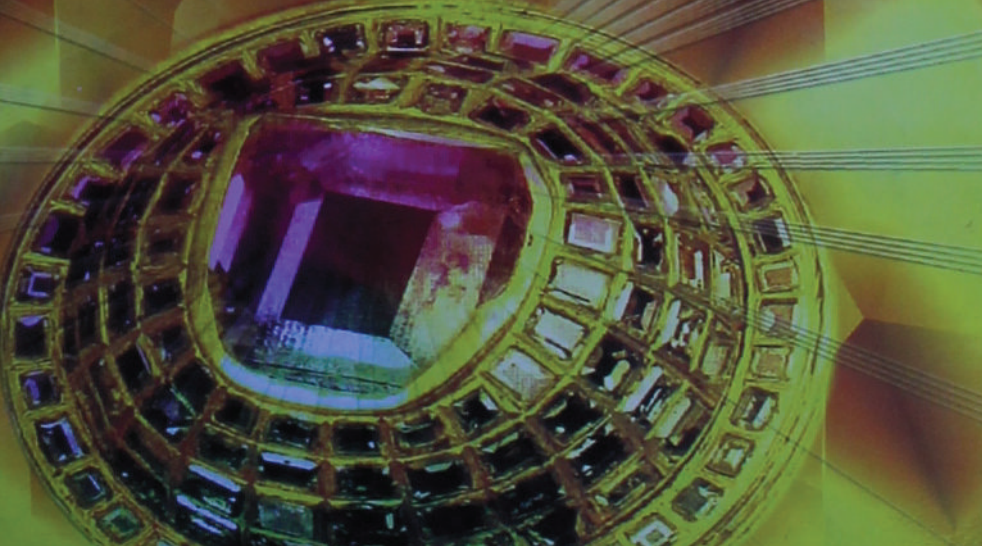
الیواقیت والجواہر

فی بیانِ عقائدِ الأکابر



اکابر صوفیاء کرام اور مشائخ عظام کے
عقائد و نظریات اور علوم و معارف کا بہترین مجموعہ

تصنیفِ لطیف:
قطبِ ربانی، ہیکلِ صمدانی، عارف باللہ تعالیٰ
سیدی عبد الوہاب الشعرانی قدس سرہ النورانی

مترجم:
رئیس المتکلمین عالم باعمل پیرطریقت حضرت علامہ مولانا الحاج
صاحبزادہ پیر سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب چشتی صابری قادری

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

اکابر صوفیاء کرام اور مشائخ عظام کے عقائد و نظریات اور علوم و معارف کا بہترین مجموعہ

الیواقیت والجواہر

فی بیانِ عقائدِ الاکابر

تصنیف لطیف:

قطبِ ربانی [illegible] رف باللہ تعالیٰ

سیدی عبدالوہاب الشعرانی قدس سرہ النورانی

مترجم:

رئیس المتکلمین عالم باعمل پیر طریقت حضرت علامہ مولانا الحاج

صاحبزادہ پیر سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب چشتی صابری قادری

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

۱۱۔ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب ---------- الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر

تصنیف لطیف ---------- سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی

مترجم ---------- صاحبزادہ سید محمد محفوظ الحق شاہ صاحب چشتی صابری قادری

زیر اہتمام ---------- صاحبزادہ سید محمد محمود الحق شاہ قادری

صفحات ---------- ۸۰۳

بار اول ---------- شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ، ستمبر ۲۰۰۲ء

ناشر ---------- سید محمد شجاعت رسول شاہ قادری

مطبع ---------- اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

کمپوزنگ ---------- 1N118

قیمت ---------- 350/- روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز
… لاہور

مکتبہ غوثیہ ہول سیل
پرانی سبزی منڈی کراچی

احمد بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

مکتبہ ضیائیہ
… راولپنڈی

اسلامک بک کارپوریشن
اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

مکتبہ المدینہ
… ملتان

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز 37۔ الحمد مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔ فون 7322770
مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد۔ فون 2626046

سے علم تھا۔ اور اس طرح یہ نہ کہا جائے کہ حق تعالیٰ کے لئے جائز ہے کہ ایسا کرے اور جائز ہے وہ فعل کرے۔ کیونکہ کسی کتاب میں نہ سنت میں ہمارے لئے اللہ تعالیٰ پر جواز کا اطلاق وارد نہیں ہوا نہ ہی اس پر عقل دلالت کرتی ہے۔ علاوہ ازیں جواز کو دو جائز چیزوں میں سے ایک کے وقوع کو ترجیح دینے والے کی ضرورت ہے۔ اور یہاں کوئی فاعل نہیں مگر اللہ تعالیٰ۔ اور ان مذاہب والوں کو اثبات ارادہ کی ضرورت ہے حتیٰ کہ حق تعالیٰ اپنے ارادہ قدیمہ کے بغیر اس کو ترجیح دینے والا ہو۔ اور ان مذاہب میں جو غلطی ہے وہ مخفی نہیں۔ کیونکہ حق تعالیٰ اس کے ساتھ جو اس کی ذات پر زاید ہے محکوم علیہ ہو جاتا ہے جبکہ وہ دوسری ذات کا عین ہے۔ انتہی۔

اور شیخ محی الدین نے ۴۲۰ ویں باب میں فرمایا: اور ہم جس کے قائل ہیں وہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ پر جواز کا اطلاق اس عارف کے لئے جائز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے متعلق مثالیں بیان کرنے کا علم عطا فرمایا ہو۔ اور یہ اس لئے کہ عین مخلوقہ ممکن ہونے کی حیثیت سے وجود کو قبول کرتا ہے۔ اور عدم قبول کرتا ہے۔ پس جائز ہے کہ وہ اسے پیدا فرمائے اور جائز ہے کہ اسے پیدا نہ فرمائے۔ پس کوئی موجود نہیں۔ پھر جب پایا گیا تو ترجیح دینے والے کی وجہ سے اور یہ اللہ ہے اور جب نہ پایا جائے تو ترجیح دینے والے کی وجہ سے اور وہ بھی اللہ ہے۔ اور ارادہ زایدہ کے تکلف کی طرف کوئی ضرورت نہیں۔ اور اسی کے ساتھ ان مذاہب والوں کا کلام صحیح ہو جاتا ہے گرچہ اللہ تعالیٰ کے حضور ادب اکمل واتم بلکہ زیادہ واجب ہے۔ انتہی

امام شعرانی فرماتے ہیں کہ قلانسی اور عبداللہ بن سعید کا مذہب یہ ہے کہ اللہ عزوجل پر جواز کا اطلاق جائز نہیں ہے۔ جیسے یوں کہا جائے۔ جائز ہے اللہ تعالیٰ یوں کرتا ہو۔ اور قلانسی اور عبداللہ بن سعید کے شاگرد اپنے اس قول پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ جائز ہے کہ اپنی ذات کو دیکھے اور منکرین رویت کی ایک جماعت اسی کی قائل ہے واللہ اعلم۔

صفات کو اسماء کا نام دینا ادب ہے

اگر تو کہے کہ کیا اولیٰ ادب یہ ہے کہ صفات کو اسماء کا نام دیا جائے جیسا کہ وارد ہوا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہاں بہتر یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وللّٰہ الاسماء الحسنٰی۔ صفات حسنی نہیں فرمایا۔ اور شیخ نے باب الاسرار میں فرمایا ہے کہ ادب یہ ہے کہ صفات کو اسماء کا نام دیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وللہ الاسماء الحسنی فادعوہ بہا۔ اور یوں نہیں فرمایا کہ پس اس کی صفت ان کے ساتھ بیان کرو۔ پس جس نے اس کی معرفت حاصل کی جس طرح کہ اس کی معرفت ممکنہ للعالم کا حق ہے اس نے اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا اس کی صفت بیان نہیں کی۔ شیخ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے صفات میں کوئی خبر واقع نہیں ہوئی اس لئے کہ ان میں آفات ہیں، کیا تو دیکھتا نہیں کہ جس نے اسے موصوف قرار دیا کس طرح کہتا ہے کہ اگر یوں نہ ہوتو موقوف ہوگا۔ اور اسے اللہ تعالیٰ کے وصف کا علم نہیں کہ جب ذات کا کمال وصف پر موقوف ہو تو اس پر خالص نقص کا حکم لگتا ہے۔ اور ان کے کلام میں یہ ہے کہ جس کا کمال لذاتہ نہیں ہوگا وہ دلیل کے ساتھ حصول کمال میں اپنی صفات کی طرف محتاج ہوگا جبکہ اللہ تعالیٰ کی صفات اس کا عین نہیں ہیں۔ پس یہ قائل بالصفات اس کے ہونے سے ہی جاہل ہے۔ اور مشارکت فی الصفات تباین ذوات پر دلیل ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے **سبحان ربلک رب العزت عما یصفون** (الصافات آیت ۱۸۰) پاک ہے آپ کا رب جو عزت کا مالک ہے ان باتوں سے جو وہ بیان کرتے ہیں)۔ پس اس سے اس آیت میں صفت سے اپنی تنزیہ فرمائی ہے اسم سے نہیں۔ پس وہ معروف بالاسم ہے بالصفت نہیں۔ انتہی